صاحبزادہ اسامہ سمیع

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
کی دارالعلوم حقانیہ آمد اور خطاب

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، نائب صدر دارالعلوم کراچی پشاور اور نوشہرہ کے مختصر دورہ پر ۷ ستمبر ۲۰۱۶ء کو تشریف لائے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی اکوڑہ خٹک میں موجودگی کی اطلاع اور فون پر رابطے کے بعد دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور طلباء دارالعلوم کے عظیم اجتماع سے اصلاحی خطاب فرمایا اور طلباء دورہ حدیث کو اجازت حدیث سے نوازا۔ خطاب کو محمد اسامہ سمیع نے ٹیپ ریکارڈ سے قلمبند کر کے افادہ عام کے لئے پیش کیا جارہا ہے ---------------------- (ادارہ)

آغاز سخن

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین امابعد!

حضرات علماء کرام! میرے نہایت عزیز اور قابل قدر ساتھیو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

واقعہ یہ ہے کہ رات جب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم نے مجھے فون کیا تو ان کا فون تو ایک مہمیز بن گیا ورنہ جب یہاں آنے کا پروگرام بنایا تھا تو مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ جس جگہ پروگرام ہے وہ دارالعلوم کہ اتنے قریب ہے، اس کے باوجود میرے لاشعور میں یہ بات داخل تھی کہ میں مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات کے بغیر نہیں گزر سکتا۔

مولانا سمیع الحق سے ساٹھ سالہ نیازمندانہ تعلق

وجہ اس کی یہ ہے کہ جیسے مولانا نے فرمایا ہمارا ساٹھ سالہ دیرینہ تعلق ہے، اس لئے کہ پہلی ملاقات میری مولانا سے 1956ء میں ہوئی تھی جبکہ آپ میں سے اکثر لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اکثر کے

باپ بھی شاید پیدا نہ ہوئے ہوں تو 1956ء سے آج 2016ء تک باسٹھ سال ہوگئے، تو ہمارا باسٹھ سالہ نیازمندانہ تعلق رہا ہے، پہلے نیازمندانہ تھا بعد میں دوستانہ ہوا پھر یارانہ، تو اس کے نتیجے میں جب زیادہ مدت ہوجاتی ہے ان سے ملاقات کو یا ان کی زیارت کو تو دل میں ایک طلب پیدا ہونے لگتی ہے اور اگر یارانہ کبھی تو دل میں خارش ہونے لگتی ہے تو اسلئے یہ میرے لئے قابل تصور نہیں تھا کہ میں نوشہرہ آؤں اور مولانا سے نہ ملوں لیکن میں نے جان بوجھ کر اطلاع نہیں دی۔

مولانا سمیع الحق کو سرپرائز

اور میرا ارادہ تھا کہ چپکے سے ان کو ایک مفاجئۃ (سرپرائز) سا رکھ دوں گا، وجہ اس کی یہ ہے کہ مجھے اپنے جوتوں کی بھی حفاظت کرنی تھی اور اپنے چشمے کی بھی اور اپنے کپڑوں کی بھی اور اپنے جسم کی بھی، (پچھلے سال آمد کے موقع پر طلبا استقبالی ہنگامہ میں وفور شوق سے آداب کو ملحوظ نہ رکھ سکے تھے، ازراہ تفنن اس طرف اشارہ ہے) لیکن مولانا کی زیارت کرکے آنکھوں کو بیشک ٹھنڈی کرنا چاہتا تھا تو اس لئے میرا خیال تھا کہ چپکے سے مولانا کے گھر پر آؤں گا اور مولانا کی زیارت کرکے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں گا لیکن مولانا کو کسی طرح خبر پہنچ گئی۔ آج کل خبروں کا نظام ایسا ہے کہ کوئی چیز خفیہ نہیں رہی، دنیا سے پرائیویسی ختم ہی ہوگئی، بہرحال مولانا تک خبر پہنچ گئی تو مولانا نے فون فرمایا الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے حاضری کی یہ نعمت عطا فرمائی اور یہ جو میں کہہ رہا تھا کہ مولانا کی زیارت مقصود تھی، اصل اور سچی بات تو یہی ہے لیکن اس کی وجہ یہ نہیں کہ طلباء سے معاذ اللہ کوئی اعراض ہے لیکن خیال یہ تھا کہ اتفاق سے کل صبح سے مسلسل تقریباً سفر پر ہوں اور اس وقت بھی سفر درپیش ہے تو وہ حافظ کا شعر یاد آتا ہے.....

مرا در منزل جانان چہ امن عیش چوں ہر دم
جرس فریاد می دارد کہ بربندید محمل ہا

تو اس وجہ سے جانے کی جلدی ضرور ہے۔

دو فارسی اشعار

لیکن ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، مولانا نے پتہ نہیں آج سے کتنے سال پہلے مجھے فارسی کے دو اشعار سنائے تھے، اب پتہ نہیں کہ فارسی سمجھنے والے بھی کوئی لوگ دنیا میں ہیں کہ نہیں، جو مجھے بہت پسند بھی تھے اور بہت کثرت سے انہیں نقل بھی کرتا ہوں اور اب وہ اپنا حال بنتے جارہے ہیں وہ ابوطالب کلیم کاشانی کے شعر ہے.....

بدنامی حیات دو روزے نہ بود بیش
آں ہم باتو کلیم چہ گویم چساں گذشت

کہ حیات کی زندگی جو ہے وہ دوروز سے زیادہ کی زندگی نہیں وہ بھی میں تمہیں کس طرح بتاؤں کہ دوروز کی زندگی کس طرح گزری؟

یک روز صرف بستن دل شد بہ ایں و آن
روز دگر بہ کندن دل زین و آن گذشت

کہ ایک دن اس میں گزرا کہ دل کبھی اِس پہ لگا دیا کبھی اُس پہ لگا دیا۔ کبھی اِس سے لگا دیا اور دوسرا دن اُس میں گزرا کہ جہاں جہاں لگایا تھا وہاں وہاں سے اُکھاڑ لو۔ یہاں سے اُکھاڑ لو وہاں سے اُکھاڑ لو تو اس میں دوسرا دن گزرا۔ بھائی! اب یہ دو شعر جو ہیں ہمارے حال کے مطابق ہیں، اب بہت سی وہ باتیں جن کی طرف لپک ہوتی تھی، جن کی طرف توجہ ہوتی تھی، دلکشی ہوتی تھی اب وہاں سے دل رفتہ رفتہ اُکھڑا جارہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات کیساتھ دل کو وابستہ فرمادے کہ اب جو کچھ ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو۔

طلبا کو نصیحت

میں نوجوانوں کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو چیز آخر میں حاصل ہونیوالی ہے اسے پہلے دن سے حاصل کرنے کی کوشش کرو، اپنا دل اللہ تعالیٰ سے لگاؤ جو کام بھی کرو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اخلاص سے کرو کہ میرے اللہ کو پسند آئے دنیا پسند کرے یا نہ کرے، دنیا ملامت کرے یا نہ کرے۔ چنانچہ قرآن پاک میں پارہ ۲۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَّذِیۡنَ یُبَلِّغُوۡنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَ یَخۡشَوۡنَہٗ وَ لَا یَخۡشَوۡنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام اس طرح امت تک پہنچاتے رہے کہ اس پیغام کے پہنچانے میں ان کو کسی کا خوف نہیں ہوتا سوائے اللہ کے۔ یہ خوف اللہ تعالیٰ آپ میں اور ہم میں پیدا فرمائے، ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ اللہ کا صحیح پیغام پہنچانے کیلئے بعض اوقات دشمن کا خوف پیدا ہو جاتا ہے، بعض اوقات حکومتوں کا خوف پیدا ہو جاتا ہے بعض اوقات عوام کا خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ ہمیں کیا کہیں گے؟ لیکن صحیح کام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جائے لَا یَخۡشَوۡنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ اللہ تعالیٰ اس آیت کا مصداق ہمیں بنائے کہ پڑھے تو اخلاص سے پڑھے پڑھائے تو اخلاص سے پڑھائے، دعوت دے تو اخلاص سے دے جو کام کریں اللہ کیلئے کرے، یہاں تک کہ ایک مومن کا کوئی لمحہ صبح سے لیکر شام تک ایسا نہ ہو جو اخلاص کے ذریعے عبادت نہ بنایا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے وعدہ اور مراقبہ

زندگی میں اکثر عرض کرتا ہوں صبح کو اٹھے تو اللہ تعالیٰ سے ایک معاہدہ کرلے کہ اللہ! آج جو کام کروں گا آپ کی رضا کے لئے کروں گا قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ وعدہ کرلو ہر روز اور یہ کہو کہ پڑھوں گا تو اللہ کے لیے پڑھوں گا، کھاؤں گا تو اللہ کیلئے کھاؤں گا، پیوں گا تو اللہ کیلئے پیوں گا، جو کام کروں گا تو اللہ کیلئے کروں گا اور پھر دعا بھی مانگو کہ یا اللہ! ہمارے دل بھی آپ کے ہاتھ میں، ہمارے لسان بھی آپ کے ہاتھ میں اور ہمارے ہاتھ سب کچھ آپ کے قبضہ میں ہیں اللھم ان قلوبنا وتواصینا و جوارحنا بیدك لم تملكنا منها شيئاً فاذا فعلت ذلك بنا فكن انت ولينا واهدنا الى سواء السبيل یہ دعا کریں اور رات کو سوتے وقت ایک دفعہ مراقبہ کریں کہ دن کو جو ہم نے عہد کیا تھا کہ کس حد تک ہم اس پر ثابت قدم رہے اور اگر کہیں بھٹکے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں۔ بس یہ دو کام کریں بھائی! تو ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مقبول زندگی عطا فرمائیں گے۔

یہ بات تو ایک نصیحت کے طور پر زبان پر آگئی اب مطالبہ ہے اجازت حدیث کا تو سچی بات یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں کہ ایک حدیث پڑھنے کیلئے جو مقام، جو جدوجہد، جو ورع، جو تقویٰ، جو علم، جو فضل چاہیے ان سب سے کتنے دور ہوں کہ مجبوری نے بٹھا دیا گیا۔

ذهب	الكرام	فسلكتُ	غير مسوَد	
ومن	الشقاء	تفردي	بالسؤدد	
ذهب	الذين	يعاش	في	أكنافهم
وبقيت	في	خلق	كجلد	الاجرب

تو یہ صورت حال ہے لہٰذا میں اس کا اہل ہوں ہی نہیں لیکن چونکہ بڑوں نے بٹھا دیا اور بڑوں نے ترغیب بھی فرمادی اور مولانا کی فرمائش بھی ہے جو میں کبھی رد نہیں کرسکتا تو اس لئے میں پہلی حدیث مسلسل جو آپ کے درس ترمذی کی شروع میں لکھی گئی ہے وہ میں آپ حضرات کو پڑھ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کی برکات نازل عطا فرمائے۔

طلباء کو اجازت حدیث

اس حدیث کی میں اولیت کے ساتھ آپ حضرات کو جو دورہ حدیث کے طلباء ہیں اور جو موقوف علیہ کے طلباء ہیں ان سب کو اس کی اجازت دیتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے جو اجازتیں اپنے دیگر

بزرگوں ومشائخ سے حاصل ہوئی ہیں، چاہے وہ مشائخ برصغیر میں ہوں یا بلادعربیہ میں، ان سب کی طرف سے جو مجھے جو اجازتیں حاصل ہیں ان سب رعایت عامہ کی طرف سے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالی ان سب بزرگوں کی برکات سے ہمیں سرفراز فرمائے۔ آمین۔

ہم نے پتہ نہیں کتنی مرتبہ یہاں راتیں گزاری ہیں، کتنی مرتبہ طویل قیام بھی کیا ہے لیکن اب بڑھاپا آگیا ہے تو بڑھاپے کی وجہ سے اب لمبے سفر کا تحمل بھی نہیں اب اس وقت یہاں سے سیدھا اسلام آباد جانا ہے وہاں سے کراچی جانا ہے اسلئے زیادہ دیر ٹھہرنے کا موقع نہیں ورنہ سچی بات ہے کہ میرا بھی دل نہیں چاہتا کہ یہاں آنے کے بعد جلدی روانہ ہو جاؤں خاص طور پر مولانا سمیع الحق صاحب سے۔ اللہ تعالی ان کو دین ودنیا کی شرع فرع سے نوازے، ان کی عمر، ان کے علم، ان کے عمل، ان کے خلوص میں اللہ تعالی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

اکوڑہ اور مولانا سمیع الحق سے شدت تعلق خاطر کا اظہار

آپ حضرات مولانا کو غنیمت سمجھئے، یہ بزرگوں کو دیکھے ہوئے لوگ ہیں۔ انہوں نے بزرگوں کی جوتیاں اٹھائی ہیں، بزرگوں کی صحبتیں حاصل کی ہے ان کی ملفوظات سنے ہیں، ان کی ہدایات سے فیضیاب ہوئے ہیں، تو ایسے لوگوں کی خدمت اور ان کی صحبت اور ان کی دروس سے فائدہ اٹھانا یہ ایک عظیم نعمت ہے جو پھر کبھی میسر نہیں آئے گی، غالب نے کہا تھا کہ......

غالب خستہ کو پھر پاؤ گے کہاں
کر لو اس کی مہمانی چند روز

پھر مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرماتے ہوئے مکرر کہا تو

غالب خستہ کو پھر پاؤ گے کہاں
کر لو اس کی مہمانی چند روز

جو کچھ فائدہ اٹھانا ہے تو اس کو غنیمت سمجھ کر فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تبارک وتعالی ان کی عمر میں ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہم سب پر عافیت کے ساتھ قائم رکھیں، ان کے زندگی کا ایک ایک لمحہ تجربوں پر مشتمل ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین